

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا رزق اور شادی کے بارے میں بھی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

قلم کی پیدائش سے لے کر روز قیامت تک ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جب سب سے پہلے قلم پیدا فرمایا تو اسے حکم دیا

((اكتب- قال: ربی وماذا اكتب؟ قال: اكتب ما ہو کائن، فخری فی تکالسا بئنا ما ہو کائن ابی لام التیامت)) ((جامع الترمذی))

”تو لکھ، اس نے عرض کیا: اے میرے رب میں کیا لکھوں؟ فرمایا جو کچھ ہونے والا ہے وہ لکھ دے تو قلم نے اسی لمحے وہ سب کچھ لکھ دیا جو قیامت تک ہونے والا ہے۔“

: اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے

”شکم مادر میں جب جنین پر چار ماہ گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اور اس کا رزق، اجل، عمل اور شقی ہے یا سعید، لکھ دیتا ہے۔“

رزق بھی لکھا ہوا ہے اس میں کمی بیشی ہو سکتی۔ ہاں البتہ طلب رزق کے جو اسباب انسان اختیار کرتا ہے، ان میں سے ایک سعی و کوشش بھی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

يُوَادِّيْ جَعَلَ لَكُمْ الْاَرْضَ ذُلُوْلًا فَامْشَوْا فِيْهَا مَتَابِعًا وَاَكْمَلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَاَنْبِئُوهُمُ الْاَنْبِيَاءَ ۝۱۵ ... سورة الملك

”وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کیا تم اس کی راہوں میں چلو پھرو اور اللہ کا (دیا ہوا) رزق لکھا اور تمہیں اسی کے پاس (قبروں سے) نکل کر جانا ہے۔“

: انہیں اسباب میں سے ایک صلہ رحمی یعنی والدین سے نیکی کرنا اور رشتے داروں سے حسن سلوک بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے

((من احب ان يسطر له في رزقه ويضاء له في آثره فليصل رحمه)) ((صحیح البخاری))

”جو شخص یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں فراخی اور اس کی عمر میں درازی ہو تو اسے اپنے رشتے داروں سے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔“

: اور انہی اسباب میں سے ایک تقویٰ بھی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا ۝۲ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۝۳ ... سورة الطلاق

”اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا، وہ اس کے لئے (رنج و آلام سے) خلاصی کی صورت پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہ ہو۔“

لیکن آپ یہ نہ کہیں کہ رزق تو لکھا ہوا اور محدود ہے لہذا میں حصول رزق کے لئے اسباب اختیار نہیں کروں گا کیونکہ یہ تو عجز و درماندگی ہے اور عقل و احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ آپ رزق اور دین و دنیا کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے

((الکلیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت، والعاجز من اتبع نفسه هواه وتمنى على اللہ)) ((جامع الترمذی))

”عقل مند وہ ہے جو اپنا حاسبہ خود کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا کر اللہ تعالیٰ سے امید لگالے۔“

جس طرح رزق لکھا ہوا اور اسباب کے ساتھ مقدر ہے، اسی طرح شادی کا معاملہ بھی تقدیر میں لکھا ہوا ہے، میاں بیوی میں سے ہر ایک کے لئے یہ لکھا ہوا ہے کہ اس کی شادی اس سے ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے تو آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز بھی مخفی نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح: جلد 3 صفحہ 131

محدث فتویٰ

